

قَالَ سَيِّدُ الْإِنْسِ وَالْجَانِّ الْحَيَّ شُعْبَةُ بْنُ الْإِيْمَانِ

از افوار آفتاب کای زهر و حشر عصمت تو ام جناب عالیہ شمس النسیا کیم نسیم مستعار



حسنهنا و مسترینا و میرا باطن و احسان حافظ محمد عبد الستار خان المازال بالانسان

از کمال بر طبع کمالین محمد باستان حاجب امیرضا علی نوری

کلامی است رب العالمین
 و در سبیل حق و عدل
 صلی علیہ وسلم و آله
 اینها در سبیلین آورده اند
 بطور ذرا در باب العالمین
 صلوات الله علیهم
 حق سبحانه قائلست
 حق سبحانه آدم زاده علی بن ابی طالب
 بنده زبان آدم زاده علی بن ابی طالب
 کینه خیال پیشان حال است
 کینه خیال پیشان حال است



بسم الله الرحمن الرحیم

شمساران مصیبت کار کی کتاب طاقت هر که ادا ای ستاین از زو پا
 مین زبان کھولین آو بجز بیان چه گناه و غفلت شکار کو کباب یا حاصل
 اور جرأت ہے کہ حمد خالق ارض و افلاک مین سوسو گامہ بجز یہ کہ بولین مقام
 کہ اور ہے محل حق و نور ہے کہ جب فی صاحب لولاک داعی فناک فرما
 تو ہم بے زبانوں سے سوائے سکوت کیا بن آئے بہتر ہی ہے
 کہ تا نقد در علم و قدر و شعور و فکر نفاکے شفاہد ستور مین تر زبان ازین
 اپنی حد سے نہ بڑھیں طبیعت سے نہ گڑھیں یہ کیا کہ ہے کہ ہر دم

ایست ہونیکا اغیار کیا کر
 بد کہ اس نعمت کا یہی کو کمان
 ہرین موسے وہ دوسرے شمار
 پڑھا کہ اس من بعد آو انکو کو
 کو بچھانی ہر زہ کو اقلیم نادانی

در دوش خلق غنیمت بر زبان
 عالم جوش بنم جہا دلائی نام
 فخر نامک بر لبان سبحان اودی
 فخر نامک بر لبان سبحان اودی

شمساران مصیبت کار کی کتاب طاقت هر که ادا ای ستاین از زو پا
 مین زبان کھولین آو بجز بیان چه گناه و غفلت شکار کو کباب یا حاصل
 اور جرأت ہے کہ حمد خالق ارض و افلاک مین سوسو گامہ بجز یہ کہ بولین مقام
 کہ اور ہے محل حق و نور ہے کہ جب فی صاحب لولاک داعی فناک فرما
 تو ہم بے زبانوں سے سوائے سکوت کیا بن آئے بہتر ہی ہے
 کہ تا نقد در علم و قدر و شعور و فکر نفاکے شفاہد ستور مین تر زبان ازین
 اپنی حد سے نہ بڑھیں طبیعت سے نہ گڑھیں یہ کیا کہ ہے کہ ہر دم

نام دیوان کی پہلی جگہ پر
 میر بادای سے بی پر کیا ذکر
 میں سننے کی اور سے ہیں
 جو نیک و فکر میں سے ہیں
 میر ساسا شریک و میں سن
 چایا خاک تارخ لکھوت و کما
 یہ جو دے ۶۷ میں مضمون
 اس کو سلا بھری ہیں تمام

یعنی باقی جس شہر ہر خدم شریک بل غنت مریم عصمت زریب انسا سے
 دوران فخر ہنگامات ہندوستان جناب قدسی ماب خط و تحریر شمس انسا
 صاحبہ لائزات شمس قبا لہا الی یوم القیامہ تخلص بہ شہر میں نے نیرنگ
 طباعی اور جو سر باطنی سے رنگ تازہ جمایا یعنی ایک یوان فصاحت عنوان
 زبان اردو کے لکھنؤ میں موزون فرمایا اور نظر فیض فرخ شریک سنوران
 جہان استاد شعرا سے عالی طبعان محمود ویرنا و سر جناب فقران ماب
 خواجہ محمد وزیر مرحوم وزیر تخلص میں گذرانا جناب معنور نے بوجہ کلام ملک
 ملک اکلام کمال حسن نزاکت اور لطافت سے بقدر ضرورت تصرف کیا
 بیشتر غزلوں کو انتہائے خوبی سے بہ دستور رہنے دیا سکھایا و طبع نقاد کو
 کامل اعیار جانا حق یہ ہے کہ کمال خداداد ہے کسی پر خصوصیت نہیں
 ہر شخص کی یکساں طبیعت نہیں ہر یون کی بڑی بات ہر سبحان اسد
 کیا قدرت رب کائنات ہے بیشتر و یقین بعد انتقال خواجہ صاحب
 مرحوم باقی رہ گئیں تھیں او کو ۱۲ ہجری میں موزون فرما کر خلعت
 ترتیب اور آراستگی پہنا کر نام تاریخی کی اس پر حق سے فرمایش ہوئی
 فوراً عروس مضمون کہ خبر مادہ سال ترتیب ہے ذہن میں گذرا

میں سننے کی اور سے ہیں
 جو نیک و فکر میں سے ہیں
 میر ساسا شریک و میں سن
 چایا خاک تارخ لکھوت و کما
 یہ جو دے ۶۷ میں مضمون
 اس کو سلا بھری ہیں تمام

نہ سے نبات پہلے یا ایک شریک
 نہ سے نبات پہلے یا ایک شریک
 نہ سے نبات پہلے یا ایک شریک
 نہ سے نبات پہلے یا ایک شریک

یسا ختم کیا کہ سچان امد کیا کم ہوا بیان ہے بہت اچھی تقریر ہے
عجب دلکش زبان ہے اور کی بول چال ہے جو مضمون ہے
پری جمال ہے روز مرہ چست ہمارے درست بندشیں سببیں بناوین
نفیس ٹوخی درنگینی کا نیا رنگ و مزو کیا کا اور ہی ڈھنگ
نازک خیالیوں میں صنائع اور بدائع کا صرف ناز و نیاز سے بھر ہوا
حرف حرف شاعری کو ایسی طبیعت پر ناز ہے تنگ گوئی کا ہیکو ہی
اعجاز ہے جو غزل سے مطلع سے مقطع تک چیدہ اور اختصار ہے
جو بہت ہے ابرو سے خوبان کی طرح لاجواب ہے ہر مصرع میں
لب جان بخشش کی تاثیر ہے قافیہ بولتا ہے سحر کی تقریر ہے
جہاں مشکل زمینوں میں طبع عالی کو آزمایا ہے ہر سہل مضمون کا مزہ
دکھایا ہے حقیقت میں سحر بانی اسی کا نام ہے سچان امد
کیا صداقت و دبذ کلام ہے کہ جسکے روبرو ہولطیان ہند کا
نامقہ بند ہو گیا سحرارے ایک نالہ سوزوں نہو سکا آب حق تھا
اسر شاہد نظم کو حسن قبول ایسا عطا فرمائے کہ جو جمال یوں سجانی
دیکھے زلیخا کی طرح فریفتہ ہو جائے جس طرح ترتیب میں تاج پریا

[illegible]

کمال شوق ہر آن آنکھوں کو زیارت کا
 کہ بخیر ان ہی چمن آپ کی شریعت کا
 عیان ہو مخزن نوحیت کی الفت میں
 کب ایسا پاس تھا اور انیا کو ہست کا
 کروں مدینہ میں اگر طواف تربت کا
 یہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا
 کہند ہی دل کی گنتی پہ نام حضرت کا
 دل شیدا بنا شیشہ شراعت شوق حیدر کا
 بلا شبہ ہی نفس ناطقہ تو ہے پیغمبر کا
 یہ کیا جاروش ہی ستار شام خیر کا
 کہ خبر مل میں ک پاسان آپ کی در کا
 پیری پر تو جو درون پر تر خسار انوکا
 کہ ای حال سا کتا ہی تو لکھا مقد کا
 بہت بھر گاہی بھلو گری خوشی خوشر کا

ملک تری رخ گلگون کو دیکھ کر بول
 کہی تو عالم روپ میں شکل کھلا دو
 ہر ایک پیل ک کو نہ کسطح سپور جمع
 یہ آمد ہی پیرین پانچ داغ دل میں
 خدا سی تا دم آخر دعا غیبتش کے
 یہ آرزو ہی مجھے ایدہ سپہ عرب
 ہی تجسی عشق محبت تری وہی سی
 کہی نہ حزن محبت میں ایگاہی شرم
 یہ آونی سا اثر ہی الفت ساقی کو شر کا
 جسے جالی سخن ہو پیر ہر مرد و عالم
 لیے پھر تہا ہی جاروش شعاع مہر کوں
 مقولہ اس ہی شہرہ سار فرشتوں
 شرف حاصل ہو فوراً مہر عالم تاب میں
 بجا ہی قدرت خالق کوں کہ ذات اقدس
 چہا نازیر دامن کرم لطف و عنایت

ہی حیران یہ کل تر باض حبت کا
 کمال شوق ہر آن آنکھوں کو زیارت کا
 کہ بخیر ان ہی چمن آپ کی شریعت کا
 عیان ہو مخزن نوحیت کی الفت میں
 کب ایسا پاس تھا اور انیا کو ہست کا
 کروں مدینہ میں اگر طواف تربت کا
 یہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا
 کہند ہی دل کی گنتی پہ نام حضرت کا
 دل شیدا بنا شیشہ شراعت شوق حیدر کا
 بلا شبہ ہی نفس ناطقہ تو ہے پیغمبر کا
 یہ کیا جاروش ہی ستار شام خیر کا
 کہ خبر مل میں ک پاسان آپ کی در کا
 پیری پر تو جو درون پر تر خسار انوکا
 کہ ای حال سا کتا ہی تو لکھا مقد کا
 بہت بھر گاہی بھلو گری خوشی خوشر کا

کمال شوق ہر آن آنکھوں کو زیارت کا
 کہ بخیر ان ہی چمن آپ کی شریعت کا
 عیان ہو مخزن نوحیت کی الفت میں
 کب ایسا پاس تھا اور انیا کو ہست کا
 کروں مدینہ میں اگر طواف تربت کا
 یہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا
 کہند ہی دل کی گنتی پہ نام حضرت کا
 دل شیدا بنا شیشہ شراعت شوق حیدر کا
 بلا شبہ ہی نفس ناطقہ تو ہے پیغمبر کا
 یہ کیا جاروش ہی ستار شام خیر کا
 کہ خبر مل میں ک پاسان آپ کی در کا
 پیری پر تو جو درون پر تر خسار انوکا
 کہ ای حال سا کتا ہی تو لکھا مقد کا
 بہت بھر گاہی بھلو گری خوشی خوشر کا

کمال شوق ہر آن آنکھوں کو زیارت کا
 کہ بخیر ان ہی چمن آپ کی شریعت کا
 عیان ہو مخزن نوحیت کی الفت میں
 کب ایسا پاس تھا اور انیا کو ہست کا
 کروں مدینہ میں اگر طواف تربت کا
 یہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا
 کہند ہی دل کی گنتی پہ نام حضرت کا
 دل شیدا بنا شیشہ شراعت شوق حیدر کا
 بلا شبہ ہی نفس ناطقہ تو ہے پیغمبر کا
 یہ کیا جاروش ہی ستار شام خیر کا
 کہ خبر مل میں ک پاسان آپ کی در کا
 پیری پر تو جو درون پر تر خسار انوکا
 کہ ای حال سا کتا ہی تو لکھا مقد کا
 بہت بھر گاہی بھلو گری خوشی خوشر کا

[illegible]

جس وقت ذوالجناح حضرت جبرائیل علیہ السلام خوشبو کا جسم پاری کی کیا کھیر بیان فردای عشرت منگی خنم عجب گشتگو سوتلی تمام عمر شرمندگی ہی ہم ای جگر جگرین ہم آواز حیات ہے	بوسہ لبیا فرشتوں کی اگر کاب کا بخامی جسکی غل سے دریا کلاب کا اوسدن مڑا طلیکا سوال جواب کا سہو آخیال جگرین آیا جو خواب کا وہ مست نازدی جو سال شراب کا
انسان نہیں وہ جسکو ثنوی حیا و شرم بھاتا ہی جی سے شرم کو عالم حجاب کا	منہ سی نگا یا شوخی ساغر شراب کا کھلبجی بند اگر تری منہ نقاب کا جلنا ہمارے دل کا ہی پیش نظر گر پیری خزان کی طرح سے آئی کی گئی دی اکوس پر کی باہر میں جگر کی خط و قوت آتا ہی جو کوئی اوسی قاصد سمجھتی ہیں منہ کو جو گیا ہی کلیجا جسد ہنسا رونی پر مستعد دل ناشارد جب ہوا
لو ہو گیا قرآن ہر و آفتاب کا بی نور ہو فلک پر چرخ آفتاب کا تمہنا نہیں جو آگ پر آنسو کیا کا مثل بہار جگہ کا عالم شہاب کا ای نامہ بر تو کام کرتا نواب کا کس نے جد استعار ہی خفا کی جواب کا لوٹا ہی کیا زبان فی خرا کہ کیا کا رو مال گنگا میں گدے اسباب کا	

جانی پرست سنا که یونانی بزرگوار
 کربانی اسیر بدی پرست
 بزمیاب زندان مرادلم پیرا
 دو دین بین جودام می لای صفا
 بگویند گشت ایجا دی بام پیرا
 بی دوزخ کابا زده نمی بگویند

ده منم گرمی احوال پرسان هوتا
 سبز اوس صفت خ پرچونایان هوتا
 میری قضی بین اگر ملک سلیمان هوتا
 هر بینی کی عوس گرمه شعبان هوتا
 دردندان نظراتی جوده خندان هوتا
 صاف بجی همه جود صفت دردندان هوتا
 بانه بین میری جوده گیسو چان هوتا
 دیکه آئینه سطح نه حیران هوتا
 پیرین پاک جوتوتا تو بین حیران هوتا
 قبر کاسنگ مر لعل چشان هوتا
 اسقدر ظلم نه کتا جوسلمان هوتا
 لب دندان کی تصویرین جو گران هوتا
 قتل کرکی ده مجبی آب پیشیمان هوتا
 در زمین بجا که اگر توح کا طوفان هوتا
 غسل کرینکی لبی شیخ جوعریان هوتا

ظلم کرنا نه کبھی جسم اوسے آجاتا
 میں خط جدول نگار سمجھتا اوسکو
 تو تو کیا ہوتی پریزا دس ہزار دن تنخیر
 دیکھتا شوق سی بیرون میں ترا سبکو
 سلک گوہر اسی رود کی تصدق کتا
 آبرو کرتے ہماری شعرائی دوران
 شانہ سوچ سے دترات کیا کرنا بین
 حسن یوسف سی دچندان مری کتا
 بحث چکا جیتے اسی دستانوں یہی پوتا
 لب گبین کی اگر یاد میں مروتا بین
 ہمتو مدت تجھے جان بکے میں کافر
 لعل گوہر عوس اکون کھلتے اسی شہم
 منع کرنا تھیں آدو ستولا حاصل تھا
 می شوکشی می ساقی موش لانا
 نظراتی ابھی برق تجلی اسی شرم

کیونکہ نہان گشت عورت سلیمان
 انی کانی کا جان بین نہیں کر گیا
 گوری گوری تری رخساروں پر چاکر
 سا دوسرا مراد ملک پوچھا
 جانی پرست سنا کہ یونانی بزرگوار
 کربانی اسیر بدی پرست
 بزمیاب زندان مرادلم پیرا
 دو دین بین جودام می لای صفا
 بگویند گشت ایجا دی بام پیرا
 بی دوزخ کابا زده نمی بگویند

حال غم نہ کتا جیتے اسی دستانوں یہی پوتا
 لب گبین کی اگر یاد میں مروتا بین
 ہمتو مدت تجھے جان بکے میں کافر
 لعل گوہر عوس اکون کھلتے اسی شہم
 منع کرنا تھیں آدو ستولا حاصل تھا
 می شوکشی می ساقی موش لانا
 نظراتی ابھی برق تجلی اسی شرم

دیکھی کیا ہو کہ تیرے پیشکش رشتی لگی
 سری پانکھ ہی اک خور کا بچا اے
 دیکھتی ہی صفت شرکان کو تری دستا
 یا دین کو فرزند کی جو میں نے لگا
 او سکی قامت کو بلا کیوں قیامت
 ہر گھڑی شوق ملاقات ہی بڑھتا جاتا
 میرے پر تو ہی ہو خلق چین میں قری
 افیت عارض جانان جو اس کی بھی
 پر تو خال رخ یار بنانا نہ شک
 آئینہ بنتا ہی ہر نقش قدم وقت ہم
 یار اگر آئی اوی یہ مرا نسو تمجا میں
 تنے افشان چنچ چاند سی پشانی پر
 کیوں سی ملکی کہانی نہیں تم شرم رشتی

تیج ابرو میں غنیمت کی ہوئی جو ہر پید
 نہوا اور نوکا ترا ہم سر پیدا
 جای دل پہلو میں سپر ہوئی شرم پیدا
 چشمہ اشک سی میری ہو گوہر پیدا
 چال سی جکی ہوا فتنہ محشر پیدا
 ایک پر زرا جو لکھون اوس ہود فتر پیدا
 تیری سالی سے ہوئی سرو صنوبر پیدا
 بشک آئینہ ہوا آہ میں شش پیدا
 سایہ زلف سی او کی ہو اجنر پیدا
 تنجو صانع فی عیار شک سکندر پیدا
 نکلے غر شید تو ہرگز نہون اختر پیدا
 ہو گئی چہرہ متناہ پر اختر پیدا
 کیا شب قدر میں ہو نہیں اختر پیدا

کیوں نہون شرم قرار کی صدق اسی شرم
 نور حق سے ہو ہین اختر و حیدر پیدا

ایں دوشن کو عبیر کی پیشانی پر ہوا جو من کا زہر
کیا ہی قدر آری کی قدر زہریلے خون
لب جان کش کو سین پر خون جوان
ایں خون کو غلام کا مسیہ گلام

[illegible]

پیدایا
 ای پیدایا کوئی سمن چو کز کجایا
 حلقه زلفش چو کز کجایا
 ای پیدایا کوئی سمن چو کز کجایا
 حلقه زلفش چو کز کجایا
 ای پیدایا کوئی سمن چو کز کجایا
 حلقه زلفش چو کز کجایا

ده دیله رنج و گدیزی دم کباب پر یان رگ جان فی دیاغون کبکلی فصد دم گریه بھی نرا نام ربا درد زبان میری سینی سی جو نکلا تو دین جاکی ربا تونی پنهانی جو زنجیر سمجھ کر حش چور کر و چ تبان عشق خدا کرنا تھا اسقدر خاک سی آلوده ہوا وحشت میں لطف حق یاد جو آیا تو بتوں کو بھولا جہنستان میں نظر آیا ہر اک گل انگر آکی آنکھوں میں مگر سیر جہان کو سنی	تجلو ای سمن اب جان کا دشمن سمجھا اتحاد او سکامر کچ بھی نہ رگن سمجھا جب بندھا آنسوون کا تاو میں سمجھا زلف کو طائر جانخ نشین سمجھا فرط الفت سی میں او ورگ گردن سمجھا کچ نہ سمجھا میں اگر یس میں دن سمجھا اپنی دہن کو سیاہان کا میں اس سمجھا دوست انکر کو سمجھا او شین میں سمجھا وقت یا میں گلشن کو میں گلشن سمجھا میری مڑگان کو دیشم کی نہیں سمجھا
---	---

آنکھ پر سکتی نہ تھی او کی چاک پر اشی شرم
 جب تو میں برق کو او شوح کا دامن سمجھا

جو ہر ترک لباسی کمری انسان پیدا پر تو لب سی ہوا اعل بخشان پیدا ہر سیکو کلی لب جان بخش پر گر ملکی سی	کیا اللہ فی ہر ایک کو عریان پیدا عکس دہان سی ہری گوہر غطان پیدا ہر تہ ظلمات کی ہر جہت کھیران پیدا
---	---

۱۵
 گفتم غدا کی کیا قرار پیدا
 بات کنی سی ہوا ملک خوشان پیدا
 یا کی چہ وہ تابان پرینیت دور پیدا
 ہوئی زمین ملک سیلان میں پرینیت پیدا
 بعد مراد بنو تصور کا اثر دکھلاؤن
 یا غار دوس میں ہو کو چہ جان پیدا
 او کی تہا کو بنو تصور پرینیت پیدا
 مراد بنو تصور پرینیت پیدا
 یا غار دوس میں ہو کو چہ جان پیدا
 او کی تہا کو بنو تصور پرینیت پیدا

ای پیدایا کوئی سمن چو کز کجایا
 حلقه زلفش چو کز کجایا
 ای پیدایا کوئی سمن چو کز کجایا
 حلقه زلفش چو کز کجایا
 ای پیدایا کوئی سمن چو کز کجایا
 حلقه زلفش چو کز کجایا

چو کیا آکسول یار کتنگی
 ابرو گان لگا دی ہیں تاک جوت
 گل ہوئی غنچ لالو کی طرح نہ راستے
 دم خوت جو دکھا تب رنگین توتے
 سو خن صحنہ خنہ خط و کینہ
 اسی خنہ و بیرین زندہ جاوید ہون
 پھر ہو آجوش چون فصل ساری آئی
 کیوں نہ رویا کرین گام و لاد اطفا
 کیا باز اگر کویت ہنہ خوان میرا
 جان لی اول لب چا پنچ کی لٹاری
 کو گئی خود خجالت زمین میں خنہ شاد
 حسرت جامہ در گئی ایستہ بیوان

جگو مئی ہی لظہ دانش مر جان آیا
 آنکھ دیدام جوتی سو سیم باران آیا
 پر گلشت جو گلشن میں ہنہ خندان آیا
 اشک خنہ گامری آنکھ میں نمان آیا
 رو گیا چاند جب کامہ شمع بان آیا
 اپنی یوسف کا نظر سارہ زندان آیا
 پھر وہی وقت گزرتی زندان آیا
 آیا جوتی ہو ہوم میں نالان آیا
 لوگ کسی لگی یوسف گندان آیا
 گر گیا میں جوتی خنہ حیدان آیا
 جب گلستان میں سراسر خوان آیا
 نامہ امن کیسی چاک گریان آیا

شرم جوتی دل کیا ہو بلا دنیا میں
 بیدہ گلشن چو کسبل بھی پریشان آیا
 وہ شرمی ہی ہر دم بھی کیا کیا نہیں کتا
 میں شرم کی مای او ہی جیانی نہیں کتا

ای ترک جفاکاری که کنونی است
چونم سبائی گیلی ای پاهایین
زیر سبائی بن برن چو پاهایین
پسره می خوشی است پاهایین
ما را پاهای ای پاهایین
کیون در خاک و پاهایین
پاهایین می ای پاهایین
الون می ای پاهایین

بی تو که بیکه ده دودن ای کوس اینا
 من که ای که یکم در شربت اینا
 بی تو که بیکه ده دودن ای کوس اینا
 من که ای که یکم در شربت اینا
 بی تو که بیکه ده دودن ای کوس اینا
 من که ای که یکم در شربت اینا

[illegible]

15

وہ نہیں ہے تو فرما کہ انہیں کی آیت سے
کسی ایسا ذکر نہ کرنا جس سے
چونکہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے اس کے ساتھ ہی ایک کتاب لکھی ہے
جو اس کے بارے میں تمام حقائق کو بیان کرتی ہے
اس کتاب میں وہ سب کچھ لکھا ہے جو اس کے بارے میں
میں نے سنا ہے اور جو اس کے بارے میں
میں نے دیکھا ہے۔

گداز گزشتہ کسین حور مجھی آئی ہی تھے
 دل نیکی حبث جانا ہی تو جان بولی لہا
 آیا ہی لپی ہاتھ میں مہین دو دم کو
 کیا ہاتھ ہرین کیا پانوں پرین کیا قریبا
 جامہ ہی مگر نگہ کی باقی جو کسین میں
 احسان نہ دیا گل کی کڑوں میں جو کسین
 ذی عقل ہی برفن ہی اسوہ و زان
 ہو کا کل کسین کی سب جو کسین
 کیا حوالی گزشتہ کیا ہوا نہت میں کسین
 خاندہ نکر و زلف پریشان ہی جان
 ای جو جب کئی ہی کسین کی ہرین پرین
 کسین ہی خطا کی جولیا ہوسہ ادب

گھر غم برین ہو گیا اسے جان ہمارا
 اسی شمع شکر یہ کہا مان ہمارا
 رب مات ہوا قتل کا سامان ہمارا
 دیکھو ہی پر نیرا و سلیمان ہمارا
 دیوان ہو جائے کا یہ دیوان ہمارا
 سوز مگر ہی ہوا آب گریبان ہمارا
 ایسا تو شکر گزشتہ نہادان ہمارا
 دل ہو گیا دم ہرین پریشان ہمارا
 ہی سب قضا اذنون سلطان ہمارا
 دل اور ہو جائی پریشان ہمارا
 شکر ہی کو چے کے پرستان ہمارا
 ہی ہو گزشتہ حرافہ آن ہمارا

پیشین من کیجے اسی شرم کو جس سے

آروز قماست رستمی دیوان ہمارا

نشد برقع نکند اوست بر سر غرضی کا
کیا کون لطافت او چنانچه جو نوشی کا

[illegible]

الحمد لله الذي جعل في كتابه
الحق الذي لا يبدل ولا يغير

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بکوفه و ما در کربلا چو با بر سر
میرا ای سرکش خدا آئی

زوہر و اوس پتہ طراز کی بجلی کی نہایت
 انتہا کر کی بیس کو ہنگامہ کر ان اوس
 صبر ہی دیکھ کے شرمگاہی جسکے عارض
 حیرتِ زمان ہی جگر ہوئیں گی اکون کے
 چودھویں رات آج ایک امر اشکِ قمر
 سیر گلشنِ مین اگر ترنگا ہوں کچلے
 ایک دن یا ایک رات اگر کی پامال
 دیکھی بجلی کی گسٹن سوس ہوں کنار
 نہ بچھڑیں گھا آپ سر کو ہنگامہ
 صفِ مخرجان کا دہن کے آونٹا نا اید
 چاہے کھوٹے اظہار کرون عین اپنے
 اور کو کیا ہی غرض بد تو بتا ای ظالم
 یوہین ہر روز بڑا حسنِ جہا شاعر
 بلعن تیری جو پریشان دہا کرتی تھی
 ہیکہ دیدار کی مانگی اگر ایسی سہ پہلا

گفتگو ہوگی کار کشیا ہی عاقل ہوگا
 عشق بازی میں دلجو ہے جو کامل ہوگا
 دوس گل شکر بہلا کون مقابل ہوگا
 تیغ از بندگی جو دیکھے گا وہ بسمل ہوگا
 میر طبع کا شاعر امیر کامل ہوگا
 طاقتور نگین طائر بسمل ہوگا
 صدف نقش قدم تری قدم دل ہوگا
 کب گل میں تری یہ بات حاصل ہوگا
 مستند نقل چہ دم مرا قاتل ہوگا
 کسی کا کچھ نہیں جاسے گا تو بسمل ہوگا
 ہی سمجھ دار تو خود دل میں مقابل ہوگا
 بوسہ مانگی گا وہی ہو ترا مل ہوگا
 چہی کہ آج تو کل حشر شامل ہوگا
 کو کچھ نہت میں اسی جان مراد مل ہوگا
 کاسے چشم مر کاسے سائل ہوگا

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

فردی که در این کتاب مذکور است

[illegible]

ہرگز نہیں کہیں شورش نہیں آتا
 ہوا یہ زادن ایسا نظم نہیں آتا
 خدا کی طرح بنی نظم نہیں آتا
 قوم ہو دیو ہو دل ہو کہ عشق علی ہو
 ایسا کمان ترا جلا نظر نہیں آتا
 مریض

بھلا اکر کو کیا دوی نہ دیکھو دیواری نہایت
 نہو بیجا نہ کو کو بر و خدا رسی نہایت
 جہان میں تافان لانی نہیں و سکا نظر
 جگر دیتی نہیں کہ پو میں پر چکو
 یہ بیکر محبت جدا ہی اور مروت
 پسے جاہیں لکھیلو سوتی جھلنا ہی
 کہیناں کہ پتر میں پاکی بکتے ہیں
 کہان قصہ فلک ہی سکان یاری نہایت
 تو پر کیونکہ اوچی کجی تلوار نہایت
 بھلا شمس قمر کو کیا رخ دلدار نہایت
 کہ تم کو گل سی ہی شبیہ چکو غازی نہایت
 مرغین عشق کو کہتے کسی ہمار نہایت
 نہیں کہکب در کو تیری کہ چہ قیاس نہایت
 نہیں تیار رہے کو تری بازار نہایت

یوں تو باتیں ہی سب چکو ہولی لکھیں
 چرخ میں آکر گزری ہیں قلق دل سپر
 شب کو آئینہ کو کتا ہوں تو یہ کتا ہی
 غریب پار کرو گنا خند امین تسکو
 سب کو دیتی ہر جنم زم زم میں جام شراب
 جو ترنائیں مرغی لکھیں سب گلین

دل میں رکھ یاد تو ای شرم علی کی ہر دم
 کام آمد نیکی دہستے تیرے سہمات کی وقت

بھلا اکر کو کیا دوی نہ دیکھو دیواری نہایت
 نہو بیجا نہ کو کو بر و خدا رسی نہایت
 جہان میں تافان لانی نہیں و سکا نظر
 جگر دیتی نہیں کہ پو میں پر چکو
 یہ بیکر محبت جدا ہی اور مروت
 پسے جاہیں لکھیلو سوتی جھلنا ہی
 کہیناں کہ پتر میں پاکی بکتے ہیں
 کہان قصہ فلک ہی سکان یاری نہایت
 تو پر کیونکہ اوچی کجی تلوار نہایت
 بھلا شمس قمر کو کیا رخ دلدار نہایت
 کہ تم کو گل سی ہی شبیہ چکو غازی نہایت
 مرغین عشق کو کہتے کسی ہمار نہایت
 نہیں کہکب در کو تیری کہ چہ قیاس نہایت
 نہیں تیار رہے کو تری بازار نہایت

بھلا اکر کو کیا دوی نہ دیکھو دیواری نہایت
 نہو بیجا نہ کو کو بر و خدا رسی نہایت
 جہان میں تافان لانی نہیں و سکا نظر
 جگر دیتی نہیں کہ پو میں پر چکو
 یہ بیکر محبت جدا ہی اور مروت
 پسے جاہیں لکھیلو سوتی جھلنا ہی
 کہیناں کہ پتر میں پاکی بکتے ہیں
 کہان قصہ فلک ہی سکان یاری نہایت
 تو پر کیونکہ اوچی کجی تلوار نہایت
 بھلا شمس قمر کو کیا رخ دلدار نہایت
 کہ تم کو گل سی ہی شبیہ چکو غازی نہایت
 مرغین عشق کو کہتے کسی ہمار نہایت
 نہیں کہکب در کو تیری کہ چہ قیاس نہایت
 نہیں تیار رہے کو تری بازار نہایت

ہو جی یہ اشکِ حشر میں ترسے گی بجلی بجی
انہوں نے خستہ سین ترسے گی بجلی بجی

لاتی ہی سکر خبیہ نار قیامت
اس جنس پہ ٹوٹی ہین خرید ارقیامت
دیکھو تو بہا ہی پس جو دار قیامت
یہ وصل کی شب ہی ترا نکار قیامت
رفار قیامت تری گفتار قیامت
رکتا ہی نہت یہ گنہگار قیامت
لاٹے مری سر پر تری رفار قیامت
اکیلی وگرنہ سہریاز قیامت
گفتار غضب جسکی پور رفار قیامت
دیکھی ہی تری چال ہی سو بار قیامت
کیا تمکمل طرح ہی تری تلوار قیامت
ہمکو نہ ڈرا دیکھی ہی سو بار قیامت

عجب طرح کی ری محجو بقرارے رات | فراق یاد میں چہ کی پلکے ساری رات

وہ نہایت فاضل و عالم تھے اور ان کا علمی و ادبی رشتہ ہمیشہ سے قائم رہا ہے۔ ان کا علمی و ادبی رشتہ ہمیشہ سے قائم رہا ہے۔ ان کا علمی و ادبی رشتہ ہمیشہ سے قائم رہا ہے۔

15-51-51

این کتاب را در سال ۱۲۸۰ هجری قمری در شهر تهران
 در روز پنجشنبه ۱۲ شعبان ۱۲۸۰ هجری قمری
 در منزلت من در شهر تهران
 در روز پنجشنبه ۱۲ شعبان ۱۲۸۰ هجری قمری
 در منزلت من در شهر تهران
 در روز پنجشنبه ۱۲ شعبان ۱۲۸۰ هجری قمری
 در منزلت من در شهر تهران

<p>خون اعلیٰ نامہ منظور ہو گیا ظالم دیکھو اوس گل خان کو کیا وحشت</p>	<p>آج ہاتھوں میں ملی توی خشکیا باعث اگل نے جاگ اپنا گریبان کیا کیا باعث</p>
<p>شرم حیرت ہی یہی گائیو کا اوس بت نہ منجھو انعام نیا آج دیا کیا باعث</p>	

<p>روٹھ کر مجھے وہ کافر نکالیا باغش بوجھتا مجھے وہ کافر ہی بتا کیا باغش حق تو یہ ہے یہ تشویش نہ کرتی ہی وصل میں بھی ان ہمار کو ملتا نہیں چہین خود بخود آج چلی آتی ہیں آنسو چھین دعوئے دام میں نہ رفوف ہنس گئیں پوچھا گلچین سے پینے کہ تہادی مجھ کو کہا اس کی کہ وہ گلہ و نہیں تیری ہوا اکے نامہ مری فریاد سی بی چین ہوا زلی میں مرنے والوں سے سارا عالم کیا دلایا رنے نظروں گرا ہوا جب کو</p>	<p>دفعۃً اوٹھ گئی دنیا سی وفا کیا باغش میرا اور تیرا کہی ان ملا کیا باغش آج کل مجھے نہ مانع ہی خدا کیا باغش اب اکثر کرتی نہیں اکود واکیا باغش یہ خدا ہی کو خیر ہے کہ ہوا کیا باغش کچھ ہی توئی نہ کیا سوچ ہلا کیا باغش بلغ میں آج مراد نہ لگا کیا باغش اس سبب نہ لگا اور ہوا کیا باغش اکدن اسخوش تزدان کر لیا کیا باغش اسی خاک خاک پہ تو گریہ کیا کیا باغش اشک کے قطرے جو گرتے اور ٹپکا کیا باغش</p>
---	---

[illegible][illegible]

اوں میں سے کون سے فرائض کی کتب
 کوئی دین میں سے فرائض کی کتب
 ہادی میں خون سے فرائض کی کتب
 بادہ فرائض کی کتب
 ہادی میں خون سے فرائض کی کتب
 بادہ فرائض کی کتب
 ہادی میں خون سے فرائض کی کتب
 بادہ فرائض کی کتب

اسی گرمی میں روز گرد خریداری طرح
 حالت ہی نزع کی اوچائی و کیکہ آذرا
 حورو جفا سے ہاتھ اوٹھان نہین
 آگے سوا سہار گونے پوچھنا نہ تھا
 اکہ مہینہ سوچنے کی گردن جبرم جان
 تبسیر حین ہی توڑین گرا بدیقین
 سرگز سوال و س سے نہ اب کیجیو دلا
 کس کو قتل کیجیے گا جگو ہی نہ تو
 تقریر تیری سنکی فلاحوں کو آئی شک
 لون آج خوب بوئے عارض ہی ہی قوت
 اسلام کا رواج تو دنیا سی و صفہ چلا
 ای ہمد و خدا جی نجات اس ضحی

۳۶
 ہادی میں خون سے فرائض کی کتب
 بادہ فرائض کی کتب
 ہادی میں خون سے فرائض کی کتب
 بادہ فرائض کی کتب
 ہادی میں خون سے فرائض کی کتب
 بادہ فرائض کی کتب

اسی شرم اداسی کو چے میں کیجئے نہ جانیں ہم
 آزادی رہا ہے دل زار بے طرح
 رویت
 دیکھ کر کس کس خون سی ہو بیگی تو اس نے
 پستی ہی بڑا اگلی دین وہت تو تھوڑا سا

ہادی میں خون سے فرائض کی کتب
 بادہ فرائض کی کتب
 ہادی میں خون سے فرائض کی کتب
 بادہ فرائض کی کتب
 ہادی میں خون سے فرائض کی کتب
 بادہ فرائض کی کتب

رویت ذال مہمہ

اپنا ہی نیکی کر نیکو دل چاہتا نہین
چلتا ہی نہ اسی تو انکے سلیسوں کے چال
بچے جو آسمان پہ چمکتے سبے ابریز
چتون کو تیری دیکھ کر کی اسی فتنہ زان
کیا کیا پیسے پیسے میں آؤنی ہیں کہا
انصاف کہ چکانہ ہمارا تو ای خدا
شعرون کو شوق چھوڑ دیا تو نی آیت
موزون برنگ صحرہ قد ہی ترا کلام
ہوتا ہی دل مرا جو پریشان دوستو
ہوئی نہ عندلیب سہا کر فغان کی طرز
کچھ میں جا کی میٹھیے کتابی ل ہی
ای جان تو نی دن میں مانگی گھر کیا
خبر کیا کہ ماہ رست پہ تو نے لگا دیا
سنا زار و زور وہ دل لگی گیا ہی آج
سنا ہشتا بہین زندگی مستحاکمے

ای یار ہم جو کرتی ہیں تیری بگو یاد
ایسی تو چال ہوگی نہ کبک دریا کو یاد
رو رو کی ہم بھی کرتی ہیں تیرے پیچھے
جا دو گیا وہ بھول جوتھا سامری کو یاد
اوس ماہر جو کرتی ہیں ہم دل لگی کو یاد
کیا حشر کو کرینگے تیرے دواور کو یاد
کرتا ہی اک زمانہ تیری شاعری کو یاد
کیونکہ کہین نہ ہم تیری اس شاعری کو یاد
کرتا ہوں زلف یا کہین استری کو یاد
جہاں آجکی دہن کی خوشی کے کو یاد
کرتا ہوں اے صنم جو تیری فکر کو یاد
رہتی ہی اس سب تیری ہر کو یاد
ای عشق تیری کرتی ہیں وہ ہر کو یاد
اوس لڑائی کرتی ہیں ہم دلیری کو یاد
کرتا ہی بعد مرگ کوئی کب سکھو یاد

[illegible]

تو خود را در این عالم
بسیار غفلت و غیور
که چون در این عالم
ز غم و غم و غم و غم
و غم و غم و غم و غم
و غم و غم و غم و غم
و غم و غم و غم و غم
و غم و غم و غم و غم

محو ہون یا دھڑھکیا جان میں
 خط کا کیا رد و نہ جو یہ اس کا قصد
 اور کسی شرم و حیا نہیں جانی
 بجھے ہی سے حجاب اس کا قصد
 میں تو رفتا ہوں مثل ابرو بہار
 دیکھ تو سیرِ آب اس کا قصد
 سنا ہے اس کا سبب میں کیا
 سنا ہے اس کا سبب میں کیا

چھپ گیا یا نہ چھپ گیا
 نقد جان بھی کی گا تو دون کا
 خدائا جواب اس کا صد
 ہر دم

ہند
 اصل کی شہنشاہی قبا کی شہنشاہی
 اپنے ہاتھوں سے میں کو کچھ نہیں دے گا
 ابھی ادب کا یہی نہیں پوچھا کہ
 قصداً ہوا تھا ان کا تصور دل سے
 ہانڈوں کا تری نکلا نہ تصور دل سے
 چھلیاں ہو گئیں اپنی پیتا میں ہند
 استفہ صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو

کہیں آ جاے خواب ای قاصد دل کو ہی چڑھتا ہے قاصد نریت ہے اک حباب اسے قاصد کیا دیا ہے خطاب اسے قاصد نامہ ہے لا جواب ای قاصد کیا بیون میں شراب ای قاصد شجھو ہو گا ثواب اسے قاصد مصرعہ انتخاب اسے قاصد ہو گیا دل کباب اسے قاصد	ہجر میں آرزو ہے یہ محب کو زلف پیمان کے یاد ہی ہر دم اعتبار اس کا کچھ نہیں ہرگز اس نے عاشق کہا کہ دیوانہ اس کے خط کا جواب کیا لکھوں فرقت یار میں ہے خون جگر جلد نامے کو میرے تو پہنچا دو قوت موزوں کو اس کے کہتے ہیں مکی شہی کی جو اس نے غیر کی ساتھ
---	---

شرم کو لائے کیا خیال میں یار
 ہی ابھی تو شباب اسے قاصد

آہ سوزان ہو بہلا کیا دل بتایا میں ہند اوس پہ سو کی کا تصور رہی میں ہند بگڑے گرم جگر کی تان پہ اپنے کو کہا کچھ لایا ہی جل غیر بگڑے قاتل کے	اگر ہوتی ہی کہیں قطرہ سیلاب میں ہند اگر ہو سکتی نہیں میں صحرایا میں ہند برق کو پہنچے کیا جلتا گرداب میں ہند آپ سی کا نہ ہو خانہ قصاب میں ہند
--	---

اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو

اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو

ہند
 اصل کی شہنشاہی قبا کی شہنشاہی
 اپنے ہاتھوں سے میں کو کچھ نہیں دے گا
 ابھی ادب کا یہی نہیں پوچھا کہ
 قصداً ہوا تھا ان کا تصور دل سے
 ہانڈوں کا تری نکلا نہ تصور دل سے
 چھلیاں ہو گئیں اپنی پیتا میں ہند
 استفہ صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو
 اس قدر صرت ہوا کہ اسے کو دیکھو

دوستان من و دوستان من
دوستان من و دوستان من
دوستان من و دوستان من

باس پروردگار کا جانی صاحب سیدنا
 سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی طرف سے لکھی گئی ہے۔
 یہ خط ایک شخص کے لئے لکھا گیا ہے
 جو خدا کا بندہ ہے۔

ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا

ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا

ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا

ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا

ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا
 ہر گز نہ منہ دکھلایا

<p>افسوس</p> <p>دل تھار کی سہنجین لیں</p> <p>ہاں افسوس ہوا ہزار افسوس</p> <p>دل تھار سہنجین لیں</p>	<p>ای جون تہر سہنجین لیں</p> <p>دل تھار سہنجین لیں</p> <p>ہاں افسوس ہوا ہزار افسوس</p> <p>دل تھار سہنجین لیں</p>	<p>ای جون تہر سہنجین لیں</p> <p>دل تھار سہنجین لیں</p> <p>ہاں افسوس ہوا ہزار افسوس</p> <p>دل تھار سہنجین لیں</p>
<p>کم ہوا سویتون کا ہار افسوس</p> <p>کر ہا ہون دم شمار افسوس</p> <p>لے گیا دل کا وہ قرار افسوس</p>	<p>ہمارے شکون کا اپنی ٹوٹ گیا</p> <p>نہیں آتا تو اسے سچ زمان</p> <p>بیقرار ہے ہی اب تھوڑا تھوڑا</p>	<p>ہمارے شکون کا اپنی ٹوٹ گیا</p> <p>نہیں آتا تو اسے سچ زمان</p> <p>بیقرار ہے ہی اب تھوڑا تھوڑا</p>
<p>اور کو سینے سے کیا لگاؤں شرم</p> <p>میرا سینہ ہے داغدار افسوس</p>		
<p>مجھ کو بھولا ہے وہ نگار افسوس</p> <p>غیر سویتون گلے کا ہار افسوس</p> <p>نہ کھلی زلف مشکبار افسوس</p> <p>نہوے ہم ترے شمار افسوس</p> <p>دل کو آتا نہیں قہر افسوس</p> <p>ہم ہیں نظرون میں دلی غار افسوس</p> <p>نہوایا رہکتا افسوس</p> <p>نہیں چلتے یہ ذوالفقار افسوس</p> <p>ملی کا فر کو ذوالفقار افسوس</p> <p>نہوایا رہکتا افسوس</p>	<p>تکروں کیوں میں بار بار افسوس</p> <p>ہم نہ کویتن تری ہار افسوس</p> <p>نہ معطر ہوا مشام کبھی</p> <p>ایک عالم خدا ہوا لیکن</p> <p>ایک دلبر کے چیر میں دم بھر</p> <p>غیر کے ساتھ بن جاتے ہیں</p> <p>دست حسرت میں نہ چلیکے</p> <p>قتل کرتے نہیں وہ ابرو سے</p> <p>کستی ہیں دیکھ کر ہون شیرے</p> <p>مجھ سے ہوم نے ایک دن بوجھا</p>	<p>تکروں کیوں میں بار بار افسوس</p> <p>ہم نہ کویتن تری ہار افسوس</p> <p>نہ معطر ہوا مشام کبھی</p> <p>ایک عالم خدا ہوا لیکن</p> <p>ایک دلبر کے چیر میں دم بھر</p> <p>غیر کے ساتھ بن جاتے ہیں</p> <p>دست حسرت میں نہ چلیکے</p> <p>قتل کرتے نہیں وہ ابرو سے</p> <p>کستی ہیں دیکھ کر ہون شیرے</p> <p>مجھ سے ہوم نے ایک دن بوجھا</p>
<p>چن چن</p>	<p>چن چن</p>	<p>چن چن</p>

چمن میں کیا وہ گل آیا تھا بل
 گئی دل کی طرح جان او کی ہر راہ
 نہیں بنتا ہی نالہ میرا سستے
 کہ ہی ہر شاخ جب کہ مثل آغوش
 اوٹھا پہلو سے جب کہ تھا پوش
 بزرگ خیشہ ہی کیا پندہ درگوش

کہیں ہم کیوں کر دوس سے حال ہی ہم
 جو کچھ بدین تو کتا ہی کہ غاموش
 صا و مہل

دیکھ کے گزمین پہ تیرا قص
 بھلون کا کسے خوش آیا قص
 وجدین آئے دیکھ کر زہرا
 گلشن رو سے یار کو دیکھا
 دیکھ کر دو درجام سستی بین
 آئی گردش میں تو جو پیرے انگہ
 ناز سے وہ جا آئے آنکھوں میں
 سایہ بھی او سکا رقص کرنے لگا
 اس قدر ہے پسند طبع ستم
 کہتے ہیں ب چمکتے ہے بجلی

کرے گردوں پہ یار زہرا قص
 دل ٹپ کر ہے آج کرتا رقص
 ہے بتوں کا ستم خدایا رقص
 کب سے طاؤسوں ل کا بیا رقص
 کہتے ہیں دخت رز کا دیکھا رقص
 کرے ساغر کی طرح شینار رقص
 تپلیوں کا ادھنین دیکھا یار قص
 قہر ہے قہر اوس پری کا رقص
 مرغ بسمل کا او کو بہا یار قص
 کر رہا ہے جو وہ بہو کا رقص

دروغ و غفلت کی کھوپڑی پہننا
 حسن میں چاند سے بھی آتش لگنا
 لڑائی میں ہونے والی ہونٹوں کی
 زلف شہ نغمہ کی ہونٹوں کی
 منہ پر ہونے والی ہونٹوں کی
 نظرات میں ہونے والی ہونٹوں کی
 لب و لہجہ میں ہونے والی ہونٹوں کی
 دھڑکنے والی ہونٹوں کی

آغاز سے ہی کام نہ انجام سی غرض دوسرے محکوم ہی اسی مصداق سی غرض اسی شکی جو ہی تجھے انعام سے غرض کچھ اور کو دیتے ہی نہ اسلام سی غرض سطلت صبح سی ہی نہ ہی شام سی غرض کیا چکوا دسکی نامہ و پیغام سے غرض محکوم نہیں ہی عاشق بدنام سی غرض ساقی نہیں ہی محکوم تری جام سی غرض	رنجر مال کچھ نہیں لے دیا انہیں ہی دل میں عشق ابرو و خمد لریا کا دیتا ہوں نقد جان بھی قصدا دے دو جو پوچھے میں اس سب کا ذکر وراثت آٹھون پہری زلف و رخ یار کا خیال کہتے ہیں نامہ بر سے رو خط چاکر کا دل سے چکا مر تو وہ کہتا ہی بیوفا عاشق ہوں میں تو نہ کسر محو ریا کا
--	---

محبوں کی طرح دشت نوردی کرنگی شرم مطلب گہری ہی نہ درو بام سے غرض	آئینہ ہو گیا بس دیکھ کی حیران عارض لوح قرآن ہی جبین آئین سجدہ ابرہ قاتل آتے ہیں پر یان ہی کی نظارہ عکس کا رنگ جو اسکا کبھی شہر جانگنا ایسی آہ کی نیکو چوٹی سرتی لہو
--	---

صورت بہ نظر آئی جو درخشاں عارض
 خط عارض ہو ہی تفسیر تو قرآن عارض
 راہ کیا کہتی ہیں حضرت انسان عارض
 درو دیو لڑ کو کر دی گا گلستان عارض
 حلقہ گوسے خاتم توسلیمان عارض

ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی

ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی
 ہونٹوں کی ہونٹوں کی ہونٹوں کی

ابر میں سر چھپا ہی شرم مار
 دل ہی کی غرض کچھ او سکونین
 وہ سنگر خفا نوجوانے
 جے اوٹھون میں اگر ملے جھکوں
 دام تزدیر بھی وہ رکنتے ہیں
 تیرا ونگے مرثہ لگاتے ہے
 شب بیگذرے کے کس طرح انی ل
 دل لالہ کے داغ دینے کو
 جھکودیکھا وہ ہو گیا سہل
 ناقیامت ہووے صبح فراق
 چال چلتا ہے اسل دا سے وہ
 شرم بریا کیا ہے قامت نے

چاہتا ہی وہ یا نہیں اسی شرم
 دیکھنے سے غیب یہ حال فقط
 عاشق زار سے کرتی نہیں روایا

شرم ہی محبوب کا بیکار عا
 عاشق زار سے کرتی نہیں روایا

مستند

حسن خدیوان اور گریباؤ میں لگی ہوئی
سرخ میو کی گانہ کا رنگ اپنے
حسن کا جلوہ دیکھ کر نہ قابل
تعمیر اور حیرت و حیرت
جو دنیا کو کھانگیا پورے
خانہ وقت کی ساری چیزیں
کیا یہی کار نامہ ہے جس
کو شہیدان کا خون بھی

رو بہ رو بتی ہی ادکی اندیشی ہی سمجھے
آکے می نوشی کو گزیر کدہ رشک آفتاب

کرنہ لی معشوق سی سیر کہیں یارادش
جام پردہ اندہی ہر شیشہ میخاندش

غیر سے خالی ہی گہرا بھم بین اور دلدار ہے شہر بھم بین صورت پروانہ صاحب خانہ شمع	روایف
---	-------

کر کی برق آہی کیا کیا کی روشنی چراغ
 چہرہ پر نور جانان کا ہی کیا شون چراغ
 گرم و قاری کھائی تو سن جانان اگر
 گھر میں ہو چکر سطح سچر کی شب روشنی
 بیہوشی مرا مھر تو بچاے دین
 بعد مدت کم ہوئی وحشت تو یہ ثابت ہوا
 اس قدر ہی روشنی او کی تن پر نور کے
 خوب دیان جان کب ہوا عالم کو فیض
 شمع و شمع پہ زخم دل کی ہو کر مستعد
 شب کو وہ خوشید و گر موخا ان محبت میں
 ان سے آتش خوار سے جب کو کمال

روشنی سی ہو گیا ہر دانہ خرمن چراغ
 حسن کی اہم میں جلتا ہی بی رعین چراغ
 ہر قدم ہو جا بر نقش شمع تو سن چراغ
 میری آہ سوسے تہ نہ ہوئی روشنی چراغ
 نور تن او سکا ہی ہر خانہ روشن چراغ
 خول تھی وہ جک وین سہا کیا شون چراغ
 رات کو وہ ہو کا ہو ہی میرا سن چراغ
 ہر نقش گل کی سی ہوتا نہیں شون چراغ
 رشتہ بختی فیتلہ دیدہ ہون چراغ
 مانہتا بان کا وہین ہو جا گل شون چراغ
 اس سب گل نہیں کرنا ختم نہ چراغ

۴۹
 وقت شیش کلاؤں کے رہنے کی کوئی نہ
 مودت میں رہی تو یہ کیا شون چراغ
 آؤ جیسے ہی تو یہ کیا شون چراغ
 صبح کی تھی گل ہو گیا شون چراغ
 ہر دیکھی کے رہنے کی کوئی نہ

بون فوس یک سیدان بی هر که روشن چرخ
 دفت شیدار که بون فوس کی دفت
 علس فوس بی بون فوس کی دفت
 بون فوس کی دفت چرخ روشن چرخ
 دفت شیدار که بون فوس کی دفت
 علس فوس بی بون فوس کی دفت
 بون فوس کی دفت چرخ روشن چرخ

روپن قاف

[illegible]

[illegible]

گمان هر ایک کو تو بهای تار بستر کا
 وہ سرخ رنگ تیرا ہی کہ رو برو تیرے
 یہ ناز کی ہی کیا جب تصویر ہو سہ
 فرات گل میں خزان مگر رو لایا خون
 ہماری آہ کا شاید دھوان پھیلا ہی
 گلہاری ٹوپی کی رنگت عیان ہو دوں
 مری فانی کو سب تک روئی مارو ڈھار
 ہمیشہ خصہ سی منہ اونکا لال ہتھار
 تمہاری گریہوں وہ پھل شمع جلا
 ادوی جو دیکھی ہنسی ہو کو دیکھ کر رو
 کیسے خون سی رنگین ہیں درو دیوار
 گلہاری یارنی منہیں جو تو لب پھنکا
 فریب کر و دغا تو حد ہر ایک میں ہے
 زبان کالی ہوئی خوب کوسے مجھ کو
 رنگ شمع جلا کرتی ہی فرا میں ہے

ہوا ہی صفت سی یہ تیری ناتوانا رنگ
 سیاہ آیا نظر مجھ کو ارغوان کا رنگ
 مثال خچہ سوسن ہوا دیوان کا رنگ
 ہوا ہی سرخ جو بیل کی آشیان کا رنگ
 نہیں کہو وہی ہو جو آسمان کا رنگ
 نظر کمان ہین آتا ہی یہ کمان کا رنگ
 بند ماہی محفل جہان میں دھن کا رنگ
 ہی اندرون میں ہمارے مہرمان کا رنگ
 ہوا یہ آگلی محفل میں شمع دان کا رنگ
 ہماری رنگ سی تیری عطران کا رنگ
 شفق سی سرخ نہیں ہی تر کا رنگ
 عذار سی نظر آتا ہی برگ پا کا رنگ
 عجب طعنا کدھائی دیا جہان کا رنگ
 ہوا مٹی کہو داکنی زبان کا رنگ
 یہ سوز غم سہوا میرا کھنکھان کا رنگ

22

میں

دوسرا پڑھو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے
دوسرا پڑھو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے
دوسرا پڑھو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے
دوسرا پڑھو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے
دوسرا پڑھو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے
دوسرا پڑھو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے
دوسرا پڑھو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے
دوسرا پڑھو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے
دوسرا پڑھو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے
دوسرا پڑھو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے

کوئی دین ناز میں خون کر کے دین چار	ہاتھ میں اپنی لگاؤ میں چاکیا حاصل
نہرو میں اوکی کرین خیر سائی پیدا	کیون نہروں سیکار اکدم میں چاکیا حاصل
خطا کو لکھا میرا آپ تو اسکو کوہو کے	قاصدا اسکا سچی دین میں چاکیا حاصل
وہ نہ اگا ہوا میرے ترشہ سے اگر	بے اثر نہ اگت میں چاکیا حاصل
اپنی پیار سچی کہیں سچے ہیں چلا	ایک ہی سچے گرتی ہو دو کیا حاصل
چاہتا ہی چلی کپاس میں وہ سنے	جام کوئی ہی اگر تونی بہا کیا حاصل
آجکی شب تو نہ دم دیکھی چلی جاؤ تم	راست بازوں کے گرتی ہو دو کیا حاصل
طعت ہی بیکار اچھی گانہ می نوشے کا	می ہی ساقی نی اگر جام بہا کیا حاصل
کیون پلا تابی دو وقت چہا نان میں	ہوئی بانہض اگر کجگو شفا کیا حاصل
دیکھ لیتا ہوں تصویر میں ہر دم اوکو	منہ چہا تابی ہو وہ ماہ لقا کیا حاصل
خیر سچے ہیں تری آگ میں چوٹی میں	بیوفا جسے کرین ہم جو کلا کیا حاصل
سکے لدا رہو کہا تا تو سعادت ہوتے	استخوان تونی اگر کمالی چاکیا حاصل
کوئی کا نشانہ چہا کوئی نہ چہا لاٹوٹا	پہری محرامین جرم پر بندہ کیا حاصل
بگمان ہی نہیں کچا اسکو محبت کا	جان ہی تونی جو دی اوچے لاکیا حاصل
یار کی دل کا خبا راہ نہ دہویا اسنے	آہنگہ ہی سیر اگر اشک گر کیا حاصل

۵۳

میری سہیلی ہر گز کان نہ دے تیرا حال
ابن چشم میں لاک کین اتھو سے
تار نہ نہ تو ہی زلف گرہ تیرا حال
پاس میں ہر شے تو تیرا حال
اپنی صورت کی سلام لک تو تیرا حال
عاشقوں کی کین تو تیرا حال
دل لکین تو تار نہ تیرا حال
روز و شب تو تار نہ تیرا حال
دل ہی لک کہ کوئی سبب تیرا حال
ایک دوسرے تو تیرا حال
بس سو اسکا کوئی اور تو تیرا حال
بانہض اسکا تو تیرا حال
جلد فرما سی اوچی تو تیرا حال
طوف منت کا تیرا حال
پانی دکانی ہی تیرا حال
کیا نہ من

دل سے اسی تو اک صبا تیرا حال
 یار ہی تاکہ کری تیری طرح سی اسی شہر
 کسی شوکی کی لپی تو قبح شیر نکال
 کیا غرض چاندنی سوچ کر کہیں خوش رہیں
 زلف شکوہ کے جواہر تیری لکائی تھی
 دل سے آہ ایسی تو اک صبا تیرا حال
 مجھ پہ ظاہر ہے دمدم کا حال
 سننے اور شمع خوش رقم کا حال
 جو رکا اوسکے اور ستم کا حال
 کیا اکون اوسکے پیچ و خم کا حال
 آگے ایسا انتھا صنم کا حال
 دیکھو کافیکے تم ستم کا حال
 بجز اہی یہ اوس صنم کا حال
 رنج کا اپنے اور غم کا حال
 ہے یہ اون لبر و لکی ہم کا حال
 یار کے ترسے شکم کا حال
 ہی یہ اب ملک زر ستم کا حال
 نہیں پوشیدہ اوس صنم کا حال
 رشک آنے لگا عطار کو
 سین تو عاشق ہوں کیا بیان کروں
 دم او بھجتا ہے عشق کیسے سے
 اتو دیتا ہے ہر کیا ان ہر دم
 قول و کیر مجھے ہو بے قول
 دیکھئے زاہد تو کلمہ ٹپ پٹے لگے
 کوئی سنا نہیں کون کس سے
 بے چہرے قتل ہو گئے ہم تو
 کبھی نخل جو دیکھے یاد آیا
 سادہ کاغذ کو کر دے افشانی

[illegible][illegible]

عاشق و دوستدار
۵۵

پیشانی مرا در شمشیر قاتل
چو زب کور نه دافعت بود کام می نام
ایکین با یکین گشت تو کام می نام
بنین آگاه بری هر من تو کام می نام
ای کام می نامین ای کام می نام
کام می نامین ای کام می نام
و ده خانی شمشیر زوین کام می نام
قاتل زوین کام می نام

[illegible]

دل لکان نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 غافل کی طرف سے نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 غافل کی طرف سے نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 غافل کی طرف سے نہ پہنچی اکس بہشت نورانی

ست و پنجو دہری بل کیارے ہی ہم
 کرتی ہیں ہرکس کو ساکان ہر شام ہی ہم
 ہوتی آقا زمین آگاہ نہ انجام ہی ہم
 خاک ہوتا و تری نامہ بیخیا ہی ہم
 یون تو خوش ہو نہ نہیں کی پناہ ہی ہم
 ہی یقین کی بھی ہو چو شکی نہ اٹام ہی ہم
 اب خفا ہوتی نہیں بیکر شام ہی ہم
 دیکھ لیتی ہیں مگر رو سکو درو با ہم ہی ہم
 مگر ایتک نہیں آگاہ تری نام ہی ہم
 اگر کی طرح جلی گری حمام سے ہم
 کہ سمجھتے نہیں کم روشیام ہی ہم
 روز کرتی ہیں سحر کی سر شام ہی ہم
 تیر کام اور ہو شیو بادام ہی ہم
 کوئی نہ جانیں جو میا و تری دام ہی ہم
 پاٹ دین آج آو خلعت انعام ہی ہم

جام ہی اب تو پلا اور سکھو ساقی
 سچ چھو لو کی بچا کہی میں گل کی
 دل دیتی کہی بی دید جیتی جو اوین
 چٹکی دل میں اگر کہی کدلیا
 رعدہ آغیا کر ایمان کشادہ ہو کر دل
 جیتے جی سچ سی زلف کی نکلتا معلوم
 یا ہری شہنشاہ ہم او کی برادری تھے
 یہ توقع نہ ہی کمان گدھ میں جو او جان
 اسی بہت پر نشین تھی تو میں ہم تجھ پر
 غیر کو ساتھ جو اوں گل کے نہاتی دیکھا
 دوسرا غریبے قتل میں ش کی کیونکر
 یون سے بچو ہی وقت میں ہمارے تھے
 اگر کسی شہنشاہ کا دل شیدا تھا میں
 پھر نہ سہوا ہوں کسی لعل کی پند ہی میں
 لالی کتبہ جو دلیر کا ہمارے قاصد

دل لکان نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 غافل کی طرف سے نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 غافل کی طرف سے نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 غافل کی طرف سے نہ پہنچی اکس بہشت نورانی

دل لکان نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 غافل کی طرف سے نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 غافل کی طرف سے نہ پہنچی اکس بہشت نورانی
 غافل کی طرف سے نہ پہنچی اکس بہشت نورانی

ای فلک سناش اوس کی شاعری اگر نہ
ساقیا تو می نگاروں تک پیالہ بہرہ سے
عشق نہاں میں اور چھاپیں لاوا سے

اگر کسی آئینہ دل میں کدورت ای شمع
صاف ہوں گی نہ کہی اوس شبِ مفورہ

رند مشرب کو خدا بھی نیکو آرام سی کام
 وعدہ آئینا کیسی جائے ہو تو آئیو جلد
 خواہش عطر ہی اور کیچہ نہ تناسل
 خط مرا آتش ہی پڑنا یا نہ پڑنا تجھ کو کیا
 کام فرماتا ہی وہ جھکو کہ رستم سے نہو
 جب سی زار صحبت کو تری پہنایا
 نامہ دیکر جو کہا حال مرا قاصد نے
 جان جا نیگی اگر الفت ابروی بیجے
 کیونچ عاشق حور کہ نایاب نہی وہ
 دیکھ لینی سی بر سر وکے ہی مطلب نہگو

شیشہ نمی سی سرد کاری در جام نمی کام
 آج ہی کھو منم تیسے ششام سی کام
 جیسے کوتی میں ہم آتش کج کل نام نہی
 نامہ بری نقطہ اپنی تجھی انعام سی کام
 ہو سکے یا کہ نہو اپنی اولیٰ انعام سی کام
 زعفران میں سی کہتا ہوں اسلام سی کام
 بولی کیا او سکی محبی ناز و پیغام سی کام
 آٹھ رنگا مجھ کا کہن تر صمصام کام
 ہمشیر کس کو نہیں آویند خود کا نام
 گری کیوی نہر من ورنہ کیا نام سی کام

[illegible]

ہندوستان کی
 مذہبی تاریخ
 ہندو مذہب کی
 تاریخ
 ہندو مذہب کی
 تاریخ
 ہندو مذہب کی
 تاریخ

۵۷
بوسه دینی به سر کرده ای اخلاص
وقت مجبورین غلام تری تکراری
دگر ساقه او کی بحث کنی بی شکرم
کام پاک کنی تنین او سر عیاری
هم تو ای تنی ملاقاتی خوشه
بوی خندانم

این کلام شیرین
پیش از آنکه در این کلام شیرین
پیش از آنکه در این کلام شیرین
پیش از آنکه در این کلام شیرین

نہیں
کے لئے جس کی اس نے کیا ہے وہ کمال کا ہے
مگر یہ کہ اس کے لئے کیا ہے وہ کمال کا ہے

ایماں
 غوث کبیر سوار کوئی
 کتب تجلیہ نبوی درجائیں وصال
 روحانہ کیا قبول کیا یا رب کمال
 کسوت نازکی سی نہ چلی عارض کبوت
 حضور اس کو کسی جگر کیا نہیں
 حضور اس کو کسی جگر کیا نہیں

۵۹

توئی کو سب جو ہاتھ میں دے دے شکر کی
بجائے بھان میں کوئی پی شکر کا
پسند ہے اور وہ گیارہ سال کا ہے
مجلس میں مامور ہیں اور درگاہ میں
کیونکہ ان کو ان کو دے دے شکر کی
دے دے شکر کی

100

[illegible]

5

[illegible]

جسکے سبب چور دیا اک جہان کو
 گو جان عاشقی میں گئی نام تو ہوا
 اگل گھل کے تیری عشق میں لاف نہ آوا
 اسی سوز عشق تو نے جلایا یہی اس قدر
 پریشاں کہ آج جبکہ اونی زین
 کو چال مل کہوں تو کہ کتابی چل نہ
 دیکھا سو فلک تو بگا کہنی یہ وہ شوخ
 جی جایا رہے میرا اس میں جو ہر سو
 کل کو غدار نے تری شرمندہ کر دیا

یارب جدا نہ کھجیو اوں میری جان کو
 لازم یہی ہی سود کہوں اس نیاں نہ
 تو دیکھ میری پوست کو اور تنہا
 اظہر نیا دیا یہی سر ہرک استخوان کو
 خجالت پانی پانی گیا آسمان کو
 سنے کامین نہیں چکے اس نشان کو
 کیوں بار بار دیکھتے ہو آسمان کو
 نامہ نہیں میں لکھنے کا نامہ مالہ
 تعاسخ وہ سفید کیا ارغوانہ

۶۶
 ایام کئی کہ رنگ گل ترا و دس
 جس عہ پون میں یہ میر گل ترا
 وہ گل ہوا دہاتہ میں ہی کا گل
 گل کی طرح فتوح مجھی بقیاس
 جس دن شمع پنی شہانا لباس
 گر چاہتی یہ ہونہ کہی جی او دس
 اسی یار وصل ایر کا جگہ راس
 افسوس ہی ہمارا امتیں کچہ پاس
 انگین ہوا دل بہت ہوا دس
 پھر مجھی شوق ہی پناہ دے دے
 کیوں کہ پانون میں پناہ ہی
 آج خلعت بھی پونا کہ جاگیرین
 گر کہیں انون میں سیر دہن
 وہ شک گل عین میں اگر میری پانچ
 اون ہو تو جگہ نو گمانہ کہی باغ
 گلشن ہو جوش گل ہو لب ہو قیا
 ابھی ہمار میں جو زرد داغ ہاتھ آے
 شرمائی دیکھ کر شفق آسمان بھی
 ہوا اپنی جگہ سے لے لے سیر کو
 مرزا ہی آپھی شخص کا بتر ہی پھر میں
 تھلا و پاس غیسر کو ہم دور و دین
 اسی شرم کون رات جاتی ہی چوٹ گیا
 پہلے ہی شہی کی ثابت کر قہر میں
 ایک بوسہ لیا اسدن پون قہر میں
 کہا قاصد کہ لایا ہون میں چناٹم صل
 دونوں روز کا تری آیا جو دست چال

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ کتاب صرف ایک شخص کے لئے نہیں ہے بلکہ
 ہر شخص کے لئے ہے جو اس کتاب کو پڑھے اور اس کے مفاد سے استفادہ کرے۔ اس لئے
 اس کتاب کے ہر باب کے بعد ایک سوال ہے جس کا جواب پڑھنے والے کو دینا ہے۔
 اس سے اس کی فہم و فراہم ہوگی اور اس کی یاد دہانی ہوگی۔ اس لئے اس کتاب
 کو پڑھنے والے کو اس کے مفاد سے استفادہ کرنے کی ہمت و ہمتی ہونی چاہیے۔
 اس سے اس کی فہم و فراہم ہوگی اور اس کی یاد دہانی ہوگی۔ اس لئے اس کتاب
 کو پڑھنے والے کو اس کے مفاد سے استفادہ کرنے کی ہمت و ہمتی ہونی چاہیے۔

چونکہ کاشیہ اصل یا تھا جو جی
 میں بدنامی اور فحاشی رسوائی
 کا مضمون تو میں کہہ رہا تھا چاند
 ت خوابیدہ کا کہی تو کہوں نہیں
 بکی لبر مری الفت فی کیا کہ تو اثر

اوس پر پرد کی ہی جس کشالی جگو
 نہیں پاس آنا مناسبت ہی جانی جگو
 اوس گل تر کا سنا حال زبانی جگو
 ہی سو جاؤ وہ آتی ہے کہانی جگو
 دوست کہتا ہی مرا دین جانی جگو

چونکہ کاشیہ اصل یا تھا جو جی
 میں بدنامی اور فحاشی رسوائی
 کا مضمون تو میں کہہ رہا تھا چاند
 ت خوابیدہ کا کہی تو کہوں نہیں
 بکی لبر مری الفت فی کیا کہ تو اثر

غزل ان قافیوں میں اور بھی کچھ تھی
 ایسی بھاتی ہی تری سر بیاسے جگو

اپنا چلا ہی گویا بھینچن فی جگو
 اور پھر یوں کی محبت ہوئی نگہانی جگو
 باتہ میں شخ کی ہی ہنسنا گانی جگو
 اپنی تصویر زرا دیجھے جانی جگو
 جوتی بھاتی نہیں چاہت تینا جگو
 نہ ملی فرصت پیغام زبا - جگو
 دیکھیں شانی نہیں مرثیہ خوانی جگو
 کیا عجب ہی جو کہیں گل فغانی جگو

غہ تھی رہ کر کہیں جانے جگو
 تنگدین کی مسکلا ہوئیں دیوا جیا
 کم لئی دم کو تو اسی دیدہ خونبار زرا
 اسی رت تو تسلی ہو کر دل کو کہیں
 ری اظہار وہ الفت کو تو ہی جھین کہیں
 وہ تو قاصد کو دیا پر لب زبا دسی
 برا غنما نہ جو چہ تھا ہی کوئی کہتی نہیں
 غیرت نامہ موزن میں سر سب شہار

۶۷
 چو نہ لکھ کر گاہ جلا یا جگو
 چو نہیں پاس تھی آئی تر کا کمال
 دور سے نہ کیسی تونی دیکھا جگو
 یہ تہا ہی یہ خواہش ہی کی جگو
 اصل ادب کا میسر ہو نہ جگو
 برقی کی طرح کی سیاب کہانی جگو
 ابر کی طرح سے فوج میں روایا جگو
 یہ تو کہانہ سنا تھا کہی میں فی جگو
 جو زچہ کا اس لہ فی چکایا جگو
 اوس کی جو شراب آج ملا جگو
 نہ وہی فی عجب سر کا جگو
 میں نہیں کہی انہا تر جگو
 ساقی آج سے تونے پلائے جگو
 پال چلیں کس غلامی لہی جگو
 یہ ادلا اوس بیت کا زنی تو بھائی جگو
 دل

دل
 چو نہ لکھ کر گاہ جلا یا جگو
 چو نہیں پاس تھی آئی تر کا کمال
 دور سے نہ کیسی تونی دیکھا جگو
 یہ تہا ہی یہ خواہش ہی کی جگو
 اصل ادب کا میسر ہو نہ جگو
 برقی کی طرح کی سیاب کہانی جگو
 ابر کی طرح سے فوج میں روایا جگو
 یہ تو کہانہ سنا تھا کہی میں فی جگو
 جو زچہ کا اس لہ فی چکایا جگو
 اوس کی جو شراب آج ملا جگو
 نہ وہی فی عجب سر کا جگو
 میں نہیں کہی انہا تر جگو
 ساقی آج سے تونے پلائے جگو
 پال چلیں کس غلامی لہی جگو
 یہ ادلا اوس بیت کا زنی تو بھائی جگو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کتابخانه عمومی آستان قدس
تاسیس شده در سال ۱۳۰۲ هجری قمری
مکان: تهران، خیابان ولیعصر، پلاک ۱۶۸
شماره تماس: ۰۲۱-۸۸۸۸۸۸۸۸

ای سبب خبر سنا ما چون دلداری خبر
کشتارون کال بار دلا هو حال تو
بازی را به یکا خون و درین خیم سیمر
بست تنگ اینی بانه یکا سینه کاو کان
ای میانه نبض پیر و غیرت سحر
اک چون گو کوبول استودلا هو حال تو

ای شرم جبکہ روح کرین سنسکرام معین
اب اس زمین میں خبر کو ایسے نکال تو

دیکھی گا جسے ماہ کا اختر خزان
 رخصت کی طرح غیر لہو متو کئے بلبلین
 ای تجھ تیری چلنی سی کوئی نہ کوئی
 جی اور کو تجا ہے گاتیری سوا بھی
 ہی سیر رنگ نہ کو کو اوس ہی ثابت
 ای مہر شکر ماہ تر اسنہ سفید ہو
 زرد ہیان قتل کر نیکا ظالم نہیں چھی
 جینا نہیں سدائجی ای شمع حلیں
 برونہ دی گلی گلی گلی مچھی اکین
 محروم ہو چکا سی دلا تیغ ناز سے

بہن جا گیا ابھی عسوق لہفال ہو
 لہند ہی ملا کی منہ چھوچھو داؤ کال تو
 تان کی میری سیکہ گئی جان ہل تو
 سکے وردل ہی بس چیل حال تو
 ای سنبہ رنگ اور نہ زرد شال تو
 دیکھی ہماری گل کی اگر سرخ کال تو
 پوشاک پنہی کس لیے پھر تہا ہی لال تو
 بہر کیا رنگا لیکے یہ مال و مال تو
 پور کر ایک تو مر اجانی سوال تو
 شانی پہ کیوں داغ کی کتابچی ہال تو

مجلس
ای شوم می شود
و در این مجلس
که در آنجا
ما را با هم
می بینیم
و در این مجلس
که در آنجا
ما را با هم
می بینیم

۴۹

حسن غلامی بی بی یمن بن یمن
کرک وند و یوگیا آه آریا ایتک
حدغابازی میرات پرون دیگو
آج اوس شمس می یوگیا
مینہ پیانی کمری یمن
چم بدوری الای یمن
آسمان پرند و یوگیا
آسمان پرند و یوگیا
آسمان پرند و یوگیا

[illegible]

ایک غمخیز تیری جلیگا رکنا نامہ
 قاصد تو زاری کو کہ خط پڑھ کر طلب
 ہوں میں اپنی عبادت میں لگا نامہ
 روٹی پر تیرے ہونے کا نامہ
 بے جا ہی جھکا کر اب پیار کا نامہ
 تونہ ہی دلا پڑا دوی اور شکر کا نامہ
 نامہ

برق کی طرح چمک جانا ہی دامن دیکھو اس قدر شوخ کا چالاک سپنے تو سن چکے ہو موتیوں کی توڑا ہاتھ میں شرت دیکھو آنکھ اور حاکم کہیں جانب گلشن دیکھو تنگی ہی یہ چہرے آگے سوزن دیکھو تنگی صورت و شجر برگ گردن دیکھو آپ تم راہ میں اپنی ہوی سہرنی دیکھو دنگ آئینہ کا ہی آؤشخ کا قندرنی دیکھو کیا ہی لہرائی ہی آؤشخ کی ناگرنی دیکھو باغ میں سنکی مرانا لہ و شیرین دیکھو بی سبب جیسی وہ کیوں ہو گیا بلرنی دیکھو	ساتھ شوگر کی اور حاکمیت ہی جلیگا رکنا نامہ با و سرور کو بھی کوتاہی کہ پیچھے رہ جا دیکھتی کیا ہو کہ شرم ہی کو گنگنی لڑی بلبو دیکھو اگر تم حین کو چہ یار عوض خجہ جگر گری ہی تگر ہی شرم پوچھتے کیا ہو بلا شوق شہاد حے کتھے ہو قتل کو گنگا تو اگر آئے گا ہو کو سطر حے دیار میس ہو گا دسنی کو عاشق بیدل کی پڑی چرتی چھپی رخ حین بول گئی سب اپنے اپنی دانست میں ہر گز نہیں گتھے تھیر
---	--

برق سان ہاتھ میں قاتل کی جو شمشیر ہی شرم عاثر دل کی یہی شاخ نشمین دیکھو مای ہوز	رویت دلبر کو لکھا حال دل زار کا نامہ دل خوش نہوا دیکھ کے دلدار کا نامہ
---	--

اپنے ہونے کی اور شکر کا نامہ
 بے جا ہی جھکا کر اب پیار کا نامہ
 تونہ ہی دلا پڑا دوی اور شکر کا نامہ
 نامہ

میرزا حسن خان

چند کلماتی از کتابخانه ای که در این کتابخانه است
 در این کتابخانه است که در این کتابخانه است
 در این کتابخانه است که در این کتابخانه است
 در این کتابخانه است که در این کتابخانه است

فردا صبح کیست که میاید
 ای شرم ندیدم که او سبت عیار کا نام

<p>جسکه همسر منی نیامین بریار منی بر من مشت کوری و یک کی گیتی طبع چاه کی او کی تعلیق کردی کلب در اپنی دشت تعلیق شیر منین کی کوئی ای کجا طره خورشید لگی اگر دس من زلف پر من من ملتا جو منین کل پتا بوسه دیتی کو کما تھا سودیا آج من دلفری من رگا دن من بی بی من خور و کلمه شمع کی کوئی نکر دلو جسم جان کی منین کچه عاشق شید کو ای دل دس بت کی ندم بازی من آنا کوچه یار کی تعریف نه پوچه ای دوست من گریه کا آید او سے آنا تھا</p>	<p>هر طرح ساری سینون من حدایتی بود که منون کو پو اٹھا اسی آزار ہی ہوش اور با منین جی کی کی و تار ہی بھر خدا جانی دلا کیلئے سیرا ہی وہ سر پہ حضور و خوابان تری کتا رہی ہی یقین جھکو کمین اور گر تار ہی وہ بولتا جوت منین اوق الا قرار ہی کوئی سکھلا گیا کیا یار کو عیار ہی وہ حسن خوبی من پزیرا دلو کا شرا ہی عشق من تیرے منہ منوت دیواری سبت افزون تو سمجھ یار کو عیار ہی وہ شتری خرچ منی آنا ہی یہ بازار ہی کوئی گدی کر عیسے ہی کی ساری وہ</p>
---	---

ای منون منی ایام کی نیا منوت
 ہون پزار دن کی کی جی من من
 آپ منی شیت دوزنراک کو پسین
 ہون جی دلفری منین کی کوئی
 دہ کی عالم جوت منین کی کوئی
 نظر کی منین گدی منین کی کوئی

ای منون منی ایام کی نیا منوت
 ہون پزار دن کی کی جی من من
 آپ منی شیت دوزنراک کو پسین
 ہون جی دلفری منین کی کوئی
 دہ کی عالم جوت منین کی کوئی
 نظر کی منین گدی منین کی کوئی

[illegible]

[illegible]

سب سے پہلے اس کو جاننا چاہیے کہ اس کا کیا حال ہے
 اور اس کے دل میں کیا ہے۔ اس کے دل میں کیا ہے
 اس کے دل میں کیا ہے۔ اس کے دل میں کیا ہے
 اس کے دل میں کیا ہے۔ اس کے دل میں کیا ہے

اس شہری گشت حسن کا میں شہر چھوچ بس پاپ کی بکامین اندر پکین سے اک آفرین تو کیا کہوں ہوا فرین سے سچی اجی نہیں ہی جیوٹی ہیں سے حصہ ہی سہا کہی ہیں جین سے دومان جیک کرین تو آستین سے پیش نظر خیال ہی کا دور ہیں سے کہتی ہو بیت بیان گو کہ ہیں سے پہاڑی بجای تکیہ پہلو چین سے	رخصت کو جو تری ہوا اینک چیا ہوا کیا اسکا غم نہیں ہر غم ورنہ شاد ہوا جو کہ کام تھی کی ہیں ہو ہی ہیں ب کرتا ہوں کہ بیان میں عند خلائات نہ شگزاران تری کس طرح ہی کہین ائی ہمارا جامہ در ہی بھی ضرور سے خدمت کی طرح جسے تو دیکھوں میں پور پر دم رنگا نام تہا را ہی لب پران فرماتی تو آپ کی پہلو میں بچہ جان
--	---

اسی شہر گشتی دل پر تو اب نام بچتین اپنی حساب بس ہی خوش ہیں سے	جان ہے بقیہ ار کیا کیجے چو کہ غیروں کو پناہ کرنا ہو نام سے میر سے وہ تو ہی پزار جان تہا سے کو خود دین ہم مو
--	--

کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے
 کیا وہ شہسوار کیا ہے

اسی وقت ہی یہ تو ہوا
 اسی وقت ہی یہ تو ہوا
 اسی وقت ہی یہ تو ہوا
 اسی وقت ہی یہ تو ہوا
 اسی وقت ہی یہ تو ہوا
 اسی وقت ہی یہ تو ہوا
 اسی وقت ہی یہ تو ہوا
 اسی وقت ہی یہ تو ہوا
 اسی وقت ہی یہ تو ہوا
 اسی وقت ہی یہ تو ہوا

کیمیا گر کیمیا آید بی ای دل
 کون نہ ہو مگر برباد و فنا
 نظر آتا نہیں وہ شوقِ یاد
 جگہوں رات بوقت کی یاد
 الہی بھائی کی یاد کی یاد
 مری ہوئی گئی ہے یاد کی یاد
 اس کی یاد کی یاد کی یاد
 نہیں خفا و غم کی یاد
 کیمیائی یاد کی یاد کی یاد
 کون نہ ہو مگر برباد و فنا
 نظر آتا نہیں وہ شوقِ یاد
 جگہوں رات بوقت کی یاد
 الہی بھائی کی یاد کی یاد
 مری ہوئی گئی ہے یاد کی یاد
 اس کی یاد کی یاد کی یاد
 نہیں خفا و غم کی یاد
 کیمیائی یاد کی یاد کی یاد

خدا کی دہلیز کی کھڑکی سے
 جہان فانی کی ہر کھڑکی سے
 نیاز آج سیلیان کی چمنے مانی ہے
 تہیں تباہ و برباد کون سا کھانی ہے
 یہی تو بات بھی خوش سی چپانی ہے
 ابھی تو عشق میری گت بڑی اوتھانی ہے
 جھانپیں ہم سپین غیر و نہ مہربانی ہے
 ضعیف ایسا ہوا ہوں یہ ناتوانی ہے
 کہ پردہ و لاکھ لاکھ صداستانی ہے
 سری اور او کی صحبت کی اک کھانی ہے
 ابھی تو او کی سرگے گفتگو زبان سے
 کہ فضا صفت ہے اور رنگ و عطرانی ہے
 تمہاری دہلیز تزیینے جاہلانی ہے
 اس کی چاہ میں اک روز جان جانی ہے
 لہر تہ شہ دین عیش جاودانی ہے

تیری فوق میں تڑپوں جلد اوت
 جنازہ دیکھ کر نہ شاد ہو قافل
 فراق جہاں میر ہو اوس پر کیا وصل
 بنہرا جہاں ہی نہ کیوں کر سوختن فیتل
 خبر نہ مری الفت کی اک ذرا اوس کو
 بس اتنی ہی میں تو کہ لکھا ہے یوں دل
 قطع اور وہ کہہ کر تہاں چہرہ جو رسم
 اوتھانوں تاکہ دل کیا کر اوتھانوں کتا
 کسی یہ کوئی خوشی کی وجہ در پردہ
 خدا ہی جانی ہوئی اوس گسٹھت
 مزاج اوتھی کا جب ہوئی خطہ خست
 عجیب نہیں جو نہیں دیکھ کر نہ ہو
 میں اک فقیر ہوں کل سیاہ کافی ہے
 ہو ہی چاہ نہ خدا ان عشق ہی کو
 نہی نصیب ہم ہو نہیں کر لہا ہی کو

کیمیائی یاد کی یاد کی یاد
 کون نہ ہو مگر برباد و فنا
 نظر آتا نہیں وہ شوقِ یاد
 جگہوں رات بوقت کی یاد
 الہی بھائی کی یاد کی یاد
 مری ہوئی گئی ہے یاد کی یاد
 اس کی یاد کی یاد کی یاد
 نہیں خفا و غم کی یاد
 کیمیائی یاد کی یاد کی یاد
 کون نہ ہو مگر برباد و فنا
 نظر آتا نہیں وہ شوقِ یاد
 جگہوں رات بوقت کی یاد
 الہی بھائی کی یاد کی یاد
 مری ہوئی گئی ہے یاد کی یاد
 اس کی یاد کی یاد کی یاد
 نہیں خفا و غم کی یاد
 کیمیائی یاد کی یاد کی یاد

کیمیائی یاد کی یاد کی یاد
 کون نہ ہو مگر برباد و فنا
 نظر آتا نہیں وہ شوقِ یاد
 جگہوں رات بوقت کی یاد
 الہی بھائی کی یاد کی یاد
 مری ہوئی گئی ہے یاد کی یاد
 اس کی یاد کی یاد کی یاد
 نہیں خفا و غم کی یاد
 کیمیائی یاد کی یاد کی یاد
 کون نہ ہو مگر برباد و فنا
 نظر آتا نہیں وہ شوقِ یاد
 جگہوں رات بوقت کی یاد
 الہی بھائی کی یاد کی یاد
 مری ہوئی گئی ہے یاد کی یاد
 اس کی یاد کی یاد کی یاد
 نہیں خفا و غم کی یاد
 کیمیائی یاد کی یاد کی یاد

یوسف علی و دوست چاہ نہ ایسی کو دلا

شہرم پیغام زیبائی سے پہلا شاد ہون کیا
اوسنی ہیما دہشی وصل کا پیغام مجھے

ایک کہنیں صحت نصیبیت میں گرفتار ہو
 چشتاری ہی ثابت تھی وہ ستیا رہو
 دیکھا کر گس بیمار کو بیمار ہو
 پاس بیٹھتی تھے تم مری نیر ہو
 اب وہ اگلی تری کیا قول دروازہ ہو
 ایک ہرجائی کی وارفتہ رفتار ہو
 شک نانی سی فروغی از رنگیوار ہو
 ہم بھی مری کی طرح طالب دیدار ہو
 میں گم بار ہوا تم جو شکر بار ہو
 پھول گلزار کی آکھوں میں مرفار ہو
 میں تو کیا حضرت بو عتبائی خدیو
 دل میں کیا سوئے تھی سوناب پند ہو

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

در کا او سکی اولاشنوه نکر جانی و
 کی بی بخت و لا عشق نکر جانی و
 این باغین هرگز نباشا و نکا کھے
 تاهت کسکین که تو آبی نکا خون جگر
 کما او س کھنی در پیکر مریم
 ت می پنی مین کسن زسی کتا تها و
 کھلا تا سی جلوه کھی چپ تناسی
 کسن زسی کتا سی که اون ترنی
 کما او س کھن کسان نگر می

عشق مین کند می و کھی کد جانی و
 بخت اک کام مین کھون خط جانی و
 اک می ساد عشق تهمی گر جانی و
 اتار ویا نکر ای ویده تیر جانی و
 پنی کد بلا کبر لاسی هر مر جانی و
 شاد کسن غیب و ایں نگر جانی و
 شویان عیسی یک رشک قر جانی و
 اول شام سی گر پچا پهر جانی و
 کما او س کھن کما کما کما جانی و

۸۱

دل لگائی زمین نہیں کہ کسی ہی ای شرم
دیکھ لیسین ہی تری جی کا ضرر جانی دے

<p> و بطور حسن کی طاعت او سر بسر منور و یی به پیچادی خدایان در جهانان ک اسلمم جب پیشین آتا ہی ہنگام نہ ان حکما رو بہ ہی تو شفا و اقصا منم </p>	<p> بات جاوئی گئی ہنی وہی منور ک ہی خط اتنی تناسل بخور ک سامنی او کی جیسک اتنی ہین آگست سچ بتا گئی سکائیں حکمو یاقین رو ک </p>
---	---

[illegible]

[illegible]

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار

باد و عشق سی سببش را بار کی بین
 و کز خال خزه یار سی دل رویا لعل
 گما و سی تیغ محبت کی گئی جان آفر

بحر وصل نه اسے شرم نمودار ہوئی
 کی شب بحر بہت گریہ روز آزی بہت

اب چا تر آج ہی مبارک ہو
 تپ فرقت ہی خمین الی ہر ادب کو
 حکم خاق سی سیحانی تری مروان
 شکر کیون کر نکونین کہ مرا خضر
 فصل سی حق کی گئی مہم جو ہر نام
 یافت غیب نے آنکھ مری بانی کے
 سنا لقب پہلی تو مشہور حکیم حاذق
 اکی چہر شہرین اوس کو نہ گم گشتہ
 سرزمین ہند کی رشک فلک چارم
 کیون انور دست خدا اوس کو کوہ خاک

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی بار و ده لکن کو کار

ش ۲۲ د

۸۹۱۵۳۱

This book is due on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.
